احرام کی حالت میں کپڑے پر خوشبو لگائی اور فوراً اتار دیا تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD-9934 تاریخ:21.04.2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حالتِ احرام میں اگر عورت اپنے اسکارف پر بھول کے پرفیوم لگا دے، پھر فوراً اس اسکارف کو اتار دے، تو کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حالتِ احرام میں بھولے سے اسکارف پر خوشبو لگائی اور پھر فوراً اسکارف اتار دیا، تو خوشبو کثیر ہونے کی صورت میں ایک صدقہ (صدقہ فطر) لازم ہو گا اور خوشبو قلیل ہونے کی صورت میں ایک مٹھی اناج (گندم) صدقہ کرنا لازم ہو گا۔

تفصیل یہ ہے کہ حالتِ احرام میں بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگانے سے کفارہ لازم ہونے کے احکام میں کچھ فرق ہے کہ بدن پر خوشبو لگنے میں محض خوشبو کے قلیل و کثیر ہونے پر حکمِ شرعی کا دارومدار ہوتا ہے کہ اگر بدن پر خوشبو لگنے کے فوری بعد خوشبو کو زائل کر دیا، تب بھی کفارے کی نوعیت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا، جبکہ کپڑے کے معاملے میں خوشبو کے کثیر و قلیل ہونے کے ساتھ ساتھ دورانیہ کا بھی لحاظ ہوتا ہے، **جس کی درج ذیل 4 صورتیں ہیں:**

(1)خوشبو کثیر ہو اور اس کپڑے کو ایک دن یا رات کی مقدار (عموماً 12 گھنٹے) یا اس سے زائد پہنے رکھا، تو دم لازم ہو گا۔

(2)خوشبو کثیر ہو اور اس کپڑے کو ایک دن یا رات کی مقدار سے کم پہنا، تو صدقہ لازم ہو گا۔

(3)خوشبو قلیل ہو اور اس کپڑے کو ایک دن یا رات کی مقدار یا اس سے زائد پہنے رکھا، تو صدقہ لازم ہو گا۔

(4)خوشبو قلیل ہو اور اس کپڑے کو ایک دن یا رات کی مقدار سے کم پہنا، تو ایک مٹھی اناج (گندم) صدقہ کرنا لازم ہو گا۔

سوال میں بیان کردہ صورت میں چونکہ اسکارف پر خوشبو لگنے کے فوری بعد اس خوشبو والے اسکارف کو اتار دیا، اس لیے اگر خوشبو کثیر ہو، تو صدقہ اور خوشبو قلیل ہو، تو ایک مٹھی اناج صدقہ کرنا لازم ہو گا۔

یاد رہے کہ کپڑوں کے معاملے میں قلیل خوشبو سے مراد یہ ہے کہ وہ خوشبو بالشت در بالشت یا اس سے کم حصے پر لگے اور بذاتِ خود خوشبو کی مقدار بھی کم ہو اور اگر خوشبو کی مقدار بذاتِ خود کثیر ہو کہ جسے عُرف میں زیادہ سمجھا جائے یا بالشت در بالشت سے زیادہ حصے پر لگ جائے، اگرچہ بذاتِ خود خوشبو کی مقدار کم ہو، تو یہ کثیر خوشبو کہلائے گی۔

حالتِ احرام میں جسم پر خوشبو لگنے میں حکمِ شرعی کا دارومدار خوشبو کی قلت و کثرت پر ہونے کے متعلق علامہ ابو المَعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:616ھ/1219ء) لکھتے ہیں: ”أما الجسد فإن أصابه شيء كثير فعليه دم، وإن كان يسيرا فعليه طعام“ ترجمہ: اگر جسم پر زیادہ خوشبو لگی، تو اس پر دم لازم ہو گا اور اگر تھوڑی لگی، تو اس پر کھانا کھلانا لازم ہو گا۔

(المحیط البرھانی، جلد2، صفحہ454، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

کپڑے پر کثیر خوشبو لگی ہو، تو دم لازم ہونے کی تفصیل کے متعلق در مختار میں ہے” وأما الثوب المطیب أکثرہ فیشترط للزوم الدم دوام لبسہ یوما“ ترجمہ: جس کپڑے کے اکثر پر خوشبو لگی ہو، تو دم لازم ہونے کے لیے اسے ایک دن (12 گھنٹے) کی مقدار مسلسل پہننا ضروری ہے۔

اس کے تحت بدن اور کپڑے پر خوشبو کا فرق بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:” أشار بتقدیر الطیب في الثوب بالزمان إلی الفرق بینہ وبین العضو فإنہ لا یعتبر فیہ الزمان، حتی لو غسلہ من ساعتہ فالدم واجب کما في الفتح بخلاف الثوب “ترجمہ: کپڑوں میں خوشبو کو زمانے کے ساتھ مقدر کرنے سے، کپڑے اور عضو کے درمیان فرق کی طرف اشارہ کر دیا کہ عضو (پر خوشبو لگنے) میں زمانے کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر عضو کو اسی وقت دھو دیا، تو دم واجب ہو گا، جیسا کہ فتح القدیر میں ہے، بر خلاف کپڑے کے۔

(ردالمحتارعلی الدرالمختار، جلد3، صفحہ654، مطبوعہ کوئٹہ)

کپڑے پر خوشبو لگنے کی چار صورتوں کے متعلق علامہ خُسرو رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:885ھ/1480ء) لکھتے ہیں:” الثوب المطیب کلہ أو أکثرہ فإنہ یشترط لوجوب الدم بلبسہ مطیبا دوامہ یوما فإن کان أقل من یوم فعلیہ صدقۃ والمعتبر في وجوب الدم کثرۃ الطیب في الثوب والمرجع فیہ العرف، وورد التنصیص في المجرد علی أن الشبر في الشبر قلیل وفي القلیل صدقۃ إن لبسہ یوما کاملا وإن لبسہ أقل من یوم فقبضۃ“ترجمہ: جس سارے کپڑے یا اکثر پر خوشبو لگی ہو، تو ایسی صورت میں دم لازم ہونے کے لیے اس خوشبو والے کپڑے کو ایک دن کی مقدار پہننا شرط ہے اور اگر ایک دن کی مقدار سے کم پہنا ہو، تو صدقہ لازم ہو گا اور دم لازم ہونے میں کپڑے پر خوشبو کی کثرت کا اعتبار کیا گیا ہے اور کثرت کے معیار میں عرف کو دیکھا جائے گا۔ اور” المجرد للحسن بن زیاد“ میں اس بات پر نص وارد ہوئی ہے کہ بالشت در بالشت قلیل میں داخل ہے اور قلیل خوشبو کی صورت میں ایک پورے دن کی مقدار پہننے میں صدقہ ہے اور اگر ایک دن کی مقدار سے کم پہنا، تو ایک مٹھی اناج ہے۔

(دررالحکام شرح غررالاحکام، جلد1، صفحہ239، مطبوعہ دارإحیاء الکتب العربیة)

اسی طرح لباب المناسک میں ہے:"اذا كان الطيب في ثوبه شبرا في شبر فهو داخل في القليل فان مكث يوم فعليه صدقة او اقل منه فقبضة" ترجمہ: اگر کپڑے پر خوشبو کی مقدار بالشت در بالشت ہو، تو وہ قلیل میں داخل ہے، لہٰذا اگر ایک دن گزر جائے، تو اس پر صدقہ لازم ہو گا اور اس سے کم میں ایک مٹھی (اناج)۔ (لباب المناسک، فصل فی تطییب الثوب، صفحہ 200، مطبوعہ دار قرطبہ)

بھولے سے خوشبو لگنے کی صورت میں بھی کفارہ لازم ہونے کے متعلق ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:587ھ/1191ء) لکھتے ہیں:"ويستوي في وجوب الجزاء بالتطييب: الذكر والنسيان، والطوع والكره عندنا كما في لبس المخيط" ترجمہ: خوشبو لگانے پر جزاء (کفارہ) واجب ہونے میں یاد ہوتے ہوئے لگانا، بھول کر لگانا، اپنی مرضی سے لگانا یا مجبور ہو کر لگانا، سب برابر ہیں، جیسا کہ سلا ہوا کپڑا پہننے میں ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ192، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

کپڑوں پر خوشبو میں قلیل و کثیر کی وضاحت کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: يمكن إجراء التوفيق المار هنا أيضا بأن الطيب إذا كان في نفسه كثيرا لزم الدم وإن أصاب من الثوب أقل من شبر، وإن كان قليلا لا يلزم حتى يصيب أكثر من شبر في شبر"ترجمہ: یہاں اقوال کے درمیان بھی وہی گزشتہ تطبیق دی جا سکتی ہے۔ وہ یہ کہ اگر خوشبو بذاتِ خود مقدار میں زیادہ ہے، تو اس پر دم لازم آئے گا، چاہے وہ کپڑے پر ایک بالشت سے بھی کم جگہ پر لگی ہو اور اگر خوشبو بذاتِ خود تھوڑی ہو، تو اس پر دم اس وقت تک لازم نہیں ہو گا، جب تک کہ وہ کپڑے پر ایک بالشت لمبائی اور ایک بالشت چوڑائی سے زیادہ جگہ پر نہ پھیل جائے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد3، صفحہ654، مطبوعہ کوئٹہ)

رسالہ"احرام اور خوشبو دار صابن"میں ہے:"احرام کی نیت کے بعد گلاب کا ہار نہ پہنا جائے، کیونکہ گلاب کا پھول خود عین خوشبو ہے اور اس کی مہک بدن اور لباس میں بَس بھی جاتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کی مہک لباس میں بس گئی اور کثیر ہے اور چار پہر یعنی بارہ گھنٹے تک اس کپڑے کو پہنے

رہا، تو ”دم“ ہے، ورنہ ”صدقہ“ اور اگر خوشبو تھوڑی ہے اور کپڑے میں ایک بالشت یا اس سے کم میں لگی ہو اور چار پہر تک اسے پہنے رہا تو ”صدقہ“ اور اس سے کم پہنا، تو ایک مٹھی گندم دینا واجب ہے۔ اور اگر خوشبو قلیل ہے، لیکن بالشت سے زیادہ حصے میں ہے، تو کثیر کا ہی حکم ہے یعنی چار پہر میں دم اور کم میں صدقہ۔“ **(احرام اور خوشبو دار صابن، صفحہ 29-30، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

03ذو القعدۃ الحرام 1447ھ/21اپریل 2026ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے